دل کی بات:

جمہوریت کی "مال گاڑی" بڑی برق رفتاری سے نامعلوم منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ قرائن سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ گاڑی اکیسویں صدی کے بلیک ہول میں بڑی شان و شوکت سے داخل ہو گی۔ شروع شروع میں تو غریب اور شریف لوگ اپنی سادگی اور بھولپن کی وجہ سے اس میں سوار ہوتے مگراسکے فوائد سامنے آنے پر اب صرف "مال دار" طبقہ ہی اس پر مستقلاً قابض ہے۔ اس گاڑی نے ملک اور قوم کو بے شمار فائدے پہنچائے اور ہنوز پہنچا رہی ہے۔ چند فوائد عبرت کے طور پر پیش خدمت ہیں۔

بار بار کے انتخابات، جس میں کوئی فریق ہار ماننے کو تیار نہیں۔ اسمبلیوں کی بار بار تحلیل، مارشل لاء کی راہ ہموار کرنا۔ پھر اس کے خلاف جدوجہد کرنا۔ قوم کے سپوتوں کو اپنی اغراض کی بھینٹ چڑھا کر مروادینا۔ اپنی مرضی کے گورنروں کا تقرر اپنی مرضی کی صوبائی حکومتوں کا قیام۔ خلاف مرضی حکومتوں کا خاتمہ کرنا۔ کمر توڑ مہنگائی۔ ذخیرہ اندوزی، لوٹ مار، قتل و غارت گری، مساجد اور چوراہوں میں بم دھماکے، چوروں اور ڈاکوؤں کی پرورش ایک سیاست دان کی حیثیت میں اپنا فرض منصبی سمجھنا، میڈیا سے زنا کی عام دعوت کے لئے دلکش پروگراموں کی تشہیر اور ان پروگراموں میں ملک کی وزیر اعظم اور دیگر سیاست دانوں کو بطور مہمانِ خصوصی مدعو کرنا۔ فحاشی و عریانی کے فروغ کے لئے سخت محنت کرنا، پولیس کے وحشیانہ اور انسانیت سوز مظالم، رشوت مسائل کا بہترین حل۔

انہر کیس، تاج کمپنی سکینڈل، ییلو کیب اور مہران بنک سے اربوں روپے ڈکار کر ملک کا نام روشن کرنا، قرآن و سنت اور انبیاء و رسل کی کھلی توہین کرنا۔ جو غیرت مند ان فوائد کا انکار کریں اور بغاوت کا اعلان کر کے ان کے خلاف زبان و قلم استعمال کریں۔ وہ رجعت پسند، ملّا، دقیانوس اور جاہل قرار پاتے ہیں۔ اور جو لوگ ان خرافات کو من و عن تسلیم کر کے اس گاڑی میں سوار ہو جائیں وہ روشن خیال، ترقی پسند، انسان دوست اور محب وطن کہلاتے ہیں۔

قارئین! آپ خود فیصلہ کریں کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے؟ وطن عزیز میں کیا ہو رہا ہے اور اس کے ذمہ دار کون ہیں؟ فاعتبروا یا اولی الابصار

توہین رسالت قانون اور عدالت عالیہ کا فیصلہ

۲۶ اپریل کو لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ نے فیصلہ دیا ہے کہ "توہین رسالت" کا قانون آئین سے متصادم نہیں۔ دفعہ ۲۹۵ سی درست ہے۔ اس قانون کے خاتمہ سے لوگ موقع پر ہی بدلہ لیں گے۔"

توہین رسالت اور توہین قرآن کے حوالے سے ملک میں کئی واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ اور ملک کی چھوٹی اور اعلیٰ عدالتوں میں مقدمات زیر سماعت ہیں۔ مگر جب امریکہ اور برطانیہ کے عیسائیوں کو خوش کرنے